کلمہ حق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفے چند

حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے ''حجۃ اللہ البالغۃ'' کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ قرآن کریم کے اعجاز کا یہ پہلو کہ فصاحت وبلاغت میں اس جیسا کلام لانا انسانی دائرۂ اختیار میں نہیں ہے، اس پر نہ صرف ہر دور کے علماء کرام نے دلائل وبراہین کے ساتھ بات کی ہے، بلکہ قرآن کریم کے وحی الٰہی ہونے سے انکار کرنے والے کسی بھی دور کے فصحاء وبلغاء اس چیلنج کا سامنا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکے، جبکہ اسی اعجاز کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انسانی سوسائٹی کی فلاح وبہبود اور ترقی وکامیابی کے لیے جو اصول وقوانین اور احکام وضوابط بیان فرمائے ہیں، انسانی سوسائٹی اپنی تمام تر کاوشوں کے باوجود ان جیسا کوئی اصول یا حکم پیش کرنے سے قاصر ہے۔ حضرت شاہ صاحب کا ارشاد ہے کہ ان کے بعد آنے والا دور قرآن کریم اور جناب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اعجاز کے اس پہلو کے اظہار کا دور ہے اور وہ اپنی کتاب ''حجۃ اللہ البالغۃ'' سے اسی علمی وفکری دور کا آغاز کر رہے ہیں۔ اسی بات کو فیلسوف مشرق علامہ محمد اقبالؒ نے ایک اور انداز میں بیان کیا ہے کہ آج کے دور کا مجدد وہ ہوگا جو اسلامی قوانین واحکام کا دنیا کے مروجہ قوانین واحکام اور معاشرتی اصول وضوابط کے ساتھ موازنہ وتقابل کر کے اسلامی قوانین کی برتری اور افادیت وضرورت کو ثابت کرے گا۔

اب سے دو صدیاں قبل ''انقلاب فرانس'' سے خالصتاً انسانی فکر کی بنیاد پر معاشرہ وتمدن کی تشکیل کے جس دور کا آغاز ہوا تھا، وہ اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ کر اب واپسی کے راستے تلاش کر رہا ہے اور آسمانی تعلیمات کی ضرورت واہمیت اور وحی الٰہی کی افادیت وتاثیر ایک بار پھر نسل انسانی کو اپنی طرف متوجہ کرتی نظر آنے لگی ہے۔ اس تناظر میں جن مسلم علما نے اسلام کے معاشرتی کردار، اسلامی نظام وقانون کی ضرورت وافادیت، وحی الٰہی کی اہمیت وبالاتری اور عصر حاضر میں اسلام کے نفاذ وترویج کی عملی صورتوں کو اجاگر کرنے کے لیے علمی وفکری محاذ پر کام کیا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی علمی وفکری تحریک میں عملی طور پر شریک ہوئے ہیں، ان میں ڈاکٹر محمود احمد غازی رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام اپنے

معاصرین میں بہت ممتاز نظر آتا ہے اور ان کی علمی کاوشیں اس محاذ پر نئی نسل کے لیے یقیناً سنگ میل اور مشعل راہ ثابت ہوں گی۔

حضرت ڈاکٹر صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ اس شاہراہ پر ہمارے رفیق سفر تھے، مشفق راہ نما تھے اور ہمدرد و معاون بھی تھے۔ ان کی جدائی نے تنہائی کے احساس کو اور زیادہ گہرا کر دیا ہے اور رکاوٹوں کی سنگینی فزوں تر دکھائی دینے لگی ہے، مگر سفر تو جاری ہے جو ان شاء اللہ تعالیٰ جاری رہے گا اور اس میں قدم قدم پر ڈاکٹر محمود احمد غازیؒ کی یاد دل کو ستاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ ان کی حسنات کو قبولیت سے نوازیں اور سیئات سے درگزر فرماتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائیں، آمین یا رب العالمین۔

آئے عشاق گئے وعدۂ فردا لے کر
اب انھیں ڈھونڈ چراغ رخ زیبا لے کر

(ابو عمار زاہد الراشدی)

احوال وتاثرات